69798 - بچے کے مال سے پچھلے برسوں کی زکاۃ نکالنا

سوال

اگر کوئی شخص جہالت کی بنا پر پچھلے چار برس کی زکاۃ ادا نہ کر سکے تو اس کا حکم کیا ہے، یہ علم میں رہے کہ اس نے اس برس سے زکاۃ نکالنی شروع کی ہے، لہذا پچھلے برسوں کا اس کے ذمہ کیا ہے ؟
اور ان حصص کا حکم کیا ہے جو وصایا کے تحت تھے، کیا اس کا مالك بالغ ہونے کے بعد اس کی زکاۃ ادا کرے گا، یہ علم میں رہے کہ اس نے اٹھارہ برس تك اس کی زکاۃ ادا نہیں کی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جس نے پچھلے کئی برسوں سے زکاۃ ادا نہ کی ہو اس پر پچھلے برسوں کی زکاۃ نکالنی واجب ہے، چاہے اس نے جہالت کی بنا پر نہ دی ہو یا علم رکھتے ہوئے ادا نہ کی ہو.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے ایسے شخص کے بارہ میں سوال کیا گیا جس نے جہالت کی بنا پر پانچ برس تك زکاۃ ادا نہ کی تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اس پر پچھلے سالوں کی زکاۃ واجب ہے، اور آپ کی جہالت زکاۃ کی ادائیگی کو ساقط نہیں کرے گی؛ کیونکہ زکاۃ کی فرضیت کا معاملہ ایسا ہے جو دین کے ضروری معلومات میں سے ہے، اور اس کا حکم کسی بھی مسلمان سے مخفی نہیں.

اور زکاۃ دین اسلام کے ارکان میں سے تیسرا رکن ہے، آپ کو چاہیے کہ پچھلے تمام برسوں کی زکاۃ جتنی جلدی ہو سکے ادا کردیں، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ سبحانہ وتعالی کے سامنے اس تاخیر پر توبہ بھی کریں، اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو اور ہر مسلمان کو معاف فرمائے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے. انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (14 / 239).

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (21715) کا جواب ضرور دیکھیں.

اور اس سے وہ مال مستثنی ہے جس میں زکاۃ واجب ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے، مثلا پرانا اور استعمال شدہ زیور، لہذا جس شخص نے جہالت یا زیور میں زکاۃ کے عدم وجوب کے قائل کی پیروی کرتے ہوئے زکاۃ ادا نہ کی تو اس کے ذمہ گزشتہ برسوں کی زکاۃ واجب نہ ہو گی، بلکہ وہ اس وقت کی زکاۃ ہی نکالے گا جب اسے اس میں زکاۃ واجب ہونے کا علم ہو.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے بھی یہی فتوی دیا ہے: ان کا کہنا ہے:

ہم اس بات کی تنبیہ کرتے ہیں کہ جب تمہیں زیور میں زکاۃ واجب ہونے کا علم ہو تو اسی وقت اس میں سے زکاۃ نکالنی لازم ہے، اور جو زکاۃ کے وجوب کا علم ہونے سے قبل کی زکاۃ ہے ان برسوں کی زکاۃ آپ کے ذمہ نہیں ہے؛ کیونکہ شریعت کے احکام علم میں آنے کے بعد لازم ہوتے ہیں؛ اور اس مسئلہ میں علماء کرام کے اختلاف کی بنا پر بھی. انتہی

ماخوذ از: فتاوی اسلامیہ (2 / 84).

دوم:

جمہور علماء کرام کے ہاں زیور اور بچے کے مال پر زکاۃ واجب ہے، اور اس کا چھوٹا ہونا زکاۃ کو ساقط نہیں کرتا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" بچے اور مجنون کے مال میں زکاۃ واجب ہے... یہ عمر، علی، ابن عمر، عائشہ، حسن بن علی، جابر رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے، اور امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد کا بھی یہی کہنا ہے" انتہی

المغنی (2 / 256) کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

اور اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (75305) کے جواب میں گزر چکا ہے

سوم:

ہر حصص میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، بلکہ بعض میں واجب ہے، اور بعض میں زکاۃ نہیں بلکہ اس کے منافع میں زکاۃ واجب ہوتی لیکن یہ بھی جب وہ نصاب کو پہنچے اور اس پر ایک برس گزر جائے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (69912) کے جواب کا مطالعہ کریں.

لہذا جب ان حصص میں زکاۃ واجب ہوتی ہو تو پچھلے برسوں کی زکاۃ نکالنا واجب ہو گی.

اور جب صرف ان حصص کے منافع میں زکاۃ واجب ہوتی ہو تو اس منافع کی زکاۃ نکالنی واجب ہو جو نصاب کو پہنچے اور اس پر سال مکمل ہو جائے.

واللہ اعلم .